صدر پاکستان نے شاہ صاحب کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پیغام تعزیت میں کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی وفات حسرت آیات سے مجھے بے حد رنج ہوا ہے۔ آپ جنگ آزادی اور اسلام کے ایک زبردست مجاہد تھے اور قدرت نے آپ کو علم و فصاحت کی نعمتیں ودیعت کی تھیں۔ موت نے ہم سے ایک عظیم شخصیت جدا کر دی۔ خدا آپ کی روح کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

پنجاب یونیورسٹی کا اردو مجلہ "محور" (ستمبر ۱۹۶۱ء) تعزیتی شذرہ

اس دور کا سب سے بڑا المیہ!

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی وفات اس دور کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ المیہ اس لئے کہ نئی نسل یہ تو جانتی ہے کہ برک نے برطانوی پارلیمنٹ میں کیا کچھ کہا۔ انہیں یہ تو معلوم ہے کہ روم میں انطونی نے کس طرح اپنی خطابت سے بروٹس کے اقتدار کا تختہ الٹ دیا۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ شاہ صاحب نماز عشاء کے بعد تقریر شروع کرتے تھے اور ہزاروں سامعین رات بھر بیٹھنے کے بعد فجر کی نماز ان کی امامت میں پڑھا کرتے تھے۔ ان کی خطابت کا سحر راہ چلتے لوگوں کو کھینچ کر جلسہ گاہ میں لے آیا کرتا۔

ایک بار انجینئرنگ کالج مغلپورہ کے انگریز پرنسپل کے خلاف لاہور میں جلسہ ہو رہا تھا۔ رات کے دو بجے تقریر کرتے ہوئے شاہ صاحب نے فیصلہ کیا کہ ابھی موچی دروازہ سے جا کر سب لوگ کالج کے سامنے مظاہرہ کریں اور دس ہزار کا مجمع نعرے لگاتا ہوا شاہ صاحب کے پیچھے چل پڑا۔

یہ آواز کا جادو اس لئے تاریخی حیثیت اختیار نہ کر سکا کہ انطونی کی طرح انہیں کوئی شکسپیئر نہ ملا۔ اور پھر اس لئے بھی کہ بعد میں ان کا سیاسی مسلک انہیں مسلم لیگ سے دور لے گیا اور وہ تحریک حصول پاکستان سے کٹ گئے۔ وہ غلط راستہ پر تھے مگر اس اختلاف کے باوجود ان کی دیانت، خلوص اور بے غرضی شبہ سے بالاتر تھی۔

ان کی درویشی اہل بصیرت کے لئے آج بھی چراغ راہ ہے۔

ہفت روزہ "ایشیا" لاہور / تعزیتی شذرہ

جامع کمالات شخصیت

بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم کا صدمہ ابھی تازہ تھا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ۷۲ سال کی عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شاہ صاحب کو مرحوم لکھتے وقت کلیجہ کانپتا ہے لیکن موت